السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت وفات پاگئی جس نے درج ذیل وارث چھوڑے : خاوند، باپ، ماں، 2 بیٹے، 2 بیٹیاں۔ مرحومہ کی جائیداد زمین (1) زمین 12 ایکڑ۔ (2) سونا 10 تولے، نقدی 5 ہزار۔ اب عرض یہ ہے کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک وارث کو کتنا کتنا حصہ ملے گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولا مرحومہ کی ملکیت میں سے کفن دفن کیا جائے اس کے بعد اگر مرحومہ پر قرضہ تھا تو اس کی ادائیگی کی جائے، پھر اگر جائز وصیت کی تھی تو ساری جائیداد کے تیسرے حصے سے ادا کی جائے اس کے بعد مرحومہ کی باقی ملکیت منقولہ اور غیر منقولہ ملکیت کو ایک روپیہ قرار دے کر تقسیم اس طرح ہوگی۔ (1) : خاوند کو چوتھا حصہ 4 آنے ملیں گے اللہ تعالی کا فرمان ہے : فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ (2) : باپ کو چھٹا حصہ 2 آنے 8 پائی ماں کو 2 آنے 8 پائی ملیں گے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ (۳) : باقی 6 آنے 8 پائی باقی بچیں گے اس کے چھ حصے کرکے ہر بیٹے کو 2 حصے اور ہر بیٹی کو 1 حصہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ

مرحومہ کی ملکیت متحرک خواہ غیر متحرک 1 روپیہ

وارث : خاوند 4 آنے، باپ 2 آنے 8 پائی، ماں 2 آنے 8 پائی، بیٹا 2 آنے 2 پائی، بیٹا 2 آنے 2 پائی، بیٹی 1 آنہ، اپائی، بیٹی 1 آنے اپائی۔

باقی دو پائیوں کے 6 حصے کرکے 2 حصے ہر بیٹے کو اور ایک حصہ ہر بیٹی کو دیئے جائیں گے۔

جدید اعشاریہ فیصد طریقہ تقسیم

کل ملکیت 100

خاوند 1/4/=25

باپ 1/6/=16.66

ماں 1/6/=16.66

2 بیٹے عصبہ 27.786 فی کس 13.893

2 بیٹیاں عصبہ 13.893 فی کس 6.946

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 616

محدث فتویٰ